إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۔ عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۱۵

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند للعہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۱۸	مطابق ۲۵ صفر ۱۳۴۹ ہجری	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء	نمبر ۱۰

شملہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔

قاضی محمد علی صاحب نوشہروی کا مقدمہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۰ء سے مسلسل زیر سماعت ہے۔ غالباً ۲۵ تاریخ تک ابتدائی عدالت میں اس کی سماعت ختم کر دی جائے گی۔ ۱۹ جولائی تک ۱۶ شہادتیں ہو چکی ہیں۔ اور دس یا بارہ ابھی باقی ہیں:۔

پریزیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ بٹالہ کے مکان پر حملہ کا مقدمہ ۱۹ جولائی کو پیش ہوا۔ اور ملزمین کو شہادت صفائی پیش کرنے کے لئے ۵۔ اگست کی تاریخ دی گئی:۔

۲۰ جولائی قادیان میں ریلوے کی سینما گاڑی آئی:۔

اعلان نظارت بیت المال قادیان

(۱) ان دوستوں کو جن کے نام مورخہ ۹ مئی کے الفضل میں شائع ہوئے ہیں۔ اپنی اپنی جماعتوں کی تشخیص آمدنی کے فارم آخر جولائی تک مکمل کر کے دفتر بیت المال قادیان میں پہونچا دینے ضروری ہیں:۔

(۲) جن جماعتوں کی تشخیص مکمل ہو چکی ہے۔ وہ شائع شدہ بجٹ کا ۱/۲ حصہ جولائی کے آخر تک داخل خزانہ کر دیں۔ زمیندار جماعتیں بجٹ کا ۱/۴ حصہ داخل کریں۔ جن جماعتوں کی تشخیص نہیں ہوئی۔ وہ کوشش کر کے جولائی کے اختتام سے پہلے تشخیص مکمل کروالیں۔ لیکن باوجود کوشش کے اگر بجٹ تشخیص نہ ہو سکے۔ تو وہ بیت المال میں مقررہ بجٹ (جس کی اطلاع مجلس مشاورت پر دی جا چکی ہے) کا ۱/۲ حصہ داخل کر دیں۔ تا کہ حضرت اقدس کے حضور نیک نامی کے ساتھ جماعتوں کی فہرست پیش ہو۔ اور حضور چندہ خاص کے متعلق فیصلہ فرما سکیں:۔

(۳) جماعت پشاور کا ابتک بجٹ فارم نہیں آیا۔ لیکن سکرٹری صاحب چندوں کی وصولی میں خاص کوشش کر رہے ہیں اور باوجود باقاعدہ چندہ ادا کرنے کے امید دلاتے ہیں۔ کہ جولائی کے آخر تک اور بھی چندہ داخل کرا دینگے:۔

ناظر بیت المال قادیان

تشخیص کے متعلق پریذیڈنٹ صاحب کمیشن ۲۹ سنہ ع کی تشریحات

گذشتہ سال بموجب حکم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ہمارے کمیشن نے مختلف دفاتر انجمن کا معائنہ کیا۔ تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مطابق چندہ وصول نہیں ہو رہا۔ اس کا سبب ہمیں یہ معلوم ہوا۔ کہ چندہ کی تشخیص نہیں کی جاتی۔ بلکہ ایک غیر مشخصہ بجٹ کی رو سے یونہی ہر ایک جماعت کا بجٹ مقرر کیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ بجٹ پورا ہو جائے۔ تو اسی کو غنیمت سمجھا جاتا ہے۔ اس نقص کو رفع کرنے کے لئے ہم نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں رپورٹ کی۔ کہ آئندہ چندہ کی تشخیص کی جایا کرے چنانچہ حضور نے گذشتہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہماری تجویز کو منظور فرمایا۔ اور اس تجویز کی رو سے اب چندہ کی تشخیص ہو رہی ہے۔ ممکن ہے۔ بعض تشخیص کنندگان تشخیص کی غرض کو نہ سمجھیں لہٰذا بموجب اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں بحیثیت پریذیڈنٹ کمیشن مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ بذریعہ اعلان ہذا تشخیص کنندگان کو تشخیص کی غرض بتاؤں۔ تاکہ تشخیص کرتے وقت وہ اس غرض کو نظر انداز نہ فرمائیں:۔

تشخیص کی غرض یہ ہے۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی اور دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے طیار رہنے والی جماعت کا کوئی ایسا فرد باقی نہ رہے۔ جس کو کسی قسم کی آمدنی ہو۔ اور وہ اس آمدنی کا بانی سلسلہ کی طرف سے تجویز کردہ حصہ انجمن کے خزانہ میں داخل کرکے دینی مجاہدہ میں حصہ نہ لے۔ حتیٰ کہ جس کی آمدنی ایک روپیہ بھی ہو۔ وہ بھی ایک آنہ انجمن کے خزانہ میں داخل کرے لہٰذا تشخیص کنندگان کو چاہیئے۔ کہ وہ جماعت کے جملہ افراد کی خواہ وہ کسی مقامی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ یا نہ رکھتے ہوں جن کو کسی قسم کی آمدنی ہو فہرستیں طیار کریں۔ اور اس فہرست میں ان کی اصل آمدنی درج کرکے بموجب شرح مقررہ مشخصہ چندہ درج کریں۔ ہاں اگر کوئی فرد مقررہ شرح سے زیادہ چندہ دینا چاہے۔ تو وہ چندہ مشخصہ کے محاذ میں تحریر کر دیا جائے۔ آمدنی اور چندہ مشخصہ ضرور فہرست میں درج ہونا چاہیئے۔ تشخیص کنندگان کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ جو چندہ کوئی شخص دینا منظور کرے وہی اس کے نام کے سامنے درج کر دیں۔ اور اس کی آمدنی کی تشخیص نہ کریں۔ میرا خیال ہے۔ کہ اب بھی بعض تشخیص کنندگان آمدنی کی تحقیقات نہیں کرتے صرف وہ چندہ فہرست میں درج کر دیتے ہیں۔ جو کوئی شخص دینا منظور کرتا ہے۔ یہ اعلان اس واسطے کیا جاتا ہے۔ کہ اگر تشخیص کنندگان کو اس کے متعلق کوئی غلط فہمی ہو۔ تو وہ رفع ہو جائے:۔

دوسری بات جو قابل ذکر ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ تشخیص سال بسال ہونی چاہیئے۔ سرکاری محکموں میں زمین کا مالیہ سوائے بردی بر آمدگی کے ایک خاص عرصہ کے لئے تشخیص ہوتا ہے۔ اور وہ عرصہ گذر جانے کے بعد دوبارہ تشخیص ہوتا ہے ہماری جماعت میں ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سرکار نے زمینوں کا ذخیرہ ایک دفعہ پیمائش کر لیا ہوا ہے۔ اور ان کے پاس ایسے نقشہ جات موجود ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے ایک خاص عرصہ کی اوسط آمدنی معلوم ہو سکتی ہے۔ ہماری جماعت خدا کے فضل سے ہر سال بڑھتی رہتی ہے۔ اور اس میں نئے زمیندار شامل ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہمارے پاس کوئی ایسے نقشہ جات نہیں ہیں جن سے ہم اوسط آمدنی معلوم کر سکیں۔ لہٰذا ہمیں زمینداروں کی آمدنی کی تشخیص ہر فصل کے موقعہ پر کرنی چاہیئے۔ اور اگر اس کام کے لئے تنخواہ دار محصل کافی نہ ہوں۔ تو آنریری محصل ہر فصل کے موقعہ پر مقرر ہو سکتے ہیں۔ دیگر احباب کی آمدنی کا اندازہ سال میں لگایا جا سکتا ہے کسی کا پہلی سہ ماہی میں کسی کا دوسری۔ تیسری یا چوتھی میں اگر مقامی سکرٹریان مال خود بخود نقشہ جات طیار کرتے رہیں۔ تو محصل ان کی تصدیق کرکے جلدی اپنی فہرست طیار کر سکتا ہے۔ جو احباب ماہواری چندہ دیتے ہیں۔ ان کی آمدنی اگر بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ تو ان کی تشخیص ماہواری ہو سکتی ہے۔ غرض ہر چندہ دہندہ کی آمدنی معلوم ہونی چاہیئے۔ اور اس پر چندہ تشخیص ہونا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف چندہ میں زیادتی ہوگی۔ بلکہ جماعت میں بیداری پیدا ہوگی۔ اور ہر فرد کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہوگا۔ اور ہمارا سالانہ بجٹ تقریباً درست طیار ہو سکے گا۔ صرف وہ رقوم چھوڑنی پڑیں گی۔ جو ناقابل وصول ہوں:۔

خاکسار نعمت خاں۔ پریذیڈنٹ کمیشن سنہ ۱۹۲۹ء

مقابلہ تفسیر نویسی کے متعلق اطلاع

چند روز ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مقابلہ میں تفسیر نویسی پر آمادگی کا ذکر اپنے اخبار میں کیا تھا۔ اس سلسلہ میں پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے شملہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ پچھلے مضامین کے حوالے نکلوائے جا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز جلدی ہی مولوی صاحب کے مضمون کا جواب لکھا جائے گا:۔

"رسالہ جامعہ احمدیہ"

اس رسالہ کا دوسرا نمبر دو تین روز تک خریداروں کے پاس انشاء اللہ پہونچ جائے گا۔ یہ نمبر خاص تیاری کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ اور بیش قیمت معلومات کا ذخیرہ ہے۔

"خدا کا کلام خدا کی شان میں" حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کے جذبات اور خیالات کا مرقع ہے۔ اور نہایت شاندار مضمون ہے:۔

اسی طرح "اسلام" اور "مصیبت اکسیر اور خوشیاں آلام" حضرت حافظ روشن علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لکھوائے ہوئے مضامین ہیں۔ جو خوش قسمتی سے ہمیں دستیاب ہو گئے:۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کا مسئلہ رہن کے متعلق ایک محققانہ مضمون بھی درج ہے۔

اس کے علاوہ اور بہت سے قابل دید مضامین اور نظمیں درج ہیں۔ جامعہ احمدیہ کی خریداری اگر آپ نے اس وقت تک منظور نہیں فرمائی۔ تو ابھی اس کے خریدار بن جائیں۔ قیمت سالانہ صرف ۱ہ/ ہے۔ معاونین سے ۳ہ۔

خاکسار مبارک احمد۔ مینجر رسالہ "جامعہ احمدیہ" قادیان

میڈیکل سکول آگرہ میں داخلہ

جو احمدی طلباء امسال میڈیکل سکول آگرہ میں داخلہ کے لئے جانے والے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ خاکسار آگرہ سے تبدیل ہو کر انڈین ملٹری ہسپتال راولپنڈی آ گیا ہے۔ اس لئے جو احمدی طلباء آگرہ جائیں وہ عبدالرحیم صاحب احمد فورتھ ایئر سٹوڈنٹ سکول ہذا کو ملیں۔ اور ان سے ضروری ہدایات قبل از داخلہ لے لیں۔ خاکسار نذیر احمد۔ آئی۔ ایم۔ ڈی۔ راولپنڈی:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

62

نمبر ۱ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

ہندوستان کا امن و امان مخدوش ہو رہا ہے

جماعت احمدیہ قیام امن اور اپنی حفاظت کیلئے تیار ہو جائے

ہندوستان میں اس وقت فساد۔ بدامنی اور دہشت انگیزی کا دَور دَورہ ہے۔ حامیانِ عدم تشدد اور رحم و شفقت کے پتلے کہلانے والے۔ اور وہ لوگ جن کا دعوےٰ تھا۔ کہ خواہ ان کے جسم ٹکڑے ٹکڑے کر دئے جائیں۔ وُہ مقابلہ کے لئے کبھی ہاتھ نہیں اُٹھائیں گے۔ اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ پَر پُرزے نکال رہے ہیں۔ بم بازی کا شرمناک مشغلہ روز بروز خطرناک صُورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ہر جگہ لڑائیاں اور فساد ہوتے ہیں۔ انقلاب انگیزوں کی طرف سے دن دہاڑے ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں۔ اور ہر جائز و ناجائز ذریعہ سے دوسروں کو مرعوب اور دہشت زدہ کر کے اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور مختصر یہ ہے۔ کہ کانگریس کی موجودہ تحریک کے طفیل ہندوستان اس وقت میدان جنگ کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ اور پشاور سے لے کر راس کماری تک فتنہ و فساد کا گہوارہ بنا ہُوا ہے ؞

جماعت احمدیہ کو کانگریس کے مقاصد سے یقیناً ہمدردی ہے۔ لیکن ان کے حصُول کے لئے جو ذرائع اس نے اختیار کر رکھے ہیں۔ وُہ چونکہ ہمارے نزدیک مہلک۔ اخلاق سوز اور ملکی ترقی کے لئے بے حد خطرناک ہیں۔ اس لئے ان کی مخالفت اور عوام کو ان کے مضر اثرات سے محفوظ رکھنے کی جدوجہد جماعت احمدیہ اپنے پروگرام میں شامل کر چکی ہے۔ اور بدترین حالات میں بھی ملک کو اس آگ سے بچانے کا مخلصانہ عہد کر چکی ہے۔ کانگریس اس صورتِ حالات سے ناواقف نہیں۔ وُہ جماعت احمدیہ کی ان سرگرمیوں سے جو وُہ قیام امن کے لئے کر رہی ہے۔ پُوری طرح آگاہ ہے۔ اور اس کے کارکنوں کی طرف سے اس کا اظہار بھی کیا جاتا ہے۔ پس اس صورت میں ہمارے متعلق کانگریس کے دلی جذبات اور خیالات وہی ہو سکتے ہیں۔ جو ایک مخالف کے تھے اور اس مخالف کے لئے جسے اپنی کامیابی میں حائل اور سدّراہ سمجھا جاتا ہو۔ کسی دنیا دار اور روحانیت سے بے بہرہ انسان کے ہو سکتے ہیں ؞

جب یہ امر پوری وضاحت سے دُنیا کے سامنے آ چکا ہے۔ کہ کانگریس والے ان لوگوں کو بھی جو ان کے راستہ میں کوئی مشکلات پیدا نہیں کر رہے۔ نقصان پہونچانے سے باز نہیں رہتے تو جو لوگ علی الاعلان اور ڈنکے کی چوٹ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ وُہ کس طرح اس کے منصُوبوں سے اپنے آپ کو امن میں سمجھ سکتے ہیں۔ خصوصاً اس صورت میں۔ کہ کانگریس اعلان کر چکی ہے کہ

"جو ہندوستانی انگریزوں کی بہ نسبت زیادہ دُشمن ثابت ہو رہے ہیں۔ ان کے نام اور پتے تیار کر کے کانگریس کے دفتر میں بھیجے جائیں۔ تاکہ سب سے پہلے ان کی روک تھام ہو سکے۔" (زمیندار ۱۹ جولائی)

پھر اگر اس سے قطع نظر بھی کر لیا جائے۔ تو ہندوستان آج کل جن حالات سے گذر رہا ہے۔ ان کو مدنظر رکھتے ہُوئے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کل ہی پردۂ غیب سے کیا ظہُور میں آتا ہے۔ اور ملک کو کس قسم کے انقلاب سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور بلاشبہ اور بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوستان میں اب وُہ وقت آ رہا ہے۔ جب وہی قوم زندہ رہے گی جس کے بازوؤں میں طاقت اور زندہ رہنے کی قوت موجُود ہو گی اور جو اس سے محروم ہو گی۔ وُہ اول تو طاقتور قوم کی زندگی کے عالی شان قصر کی بنیادوں کا کام دے گی۔ اور اگر اس سے بچ نکلی۔ تو دوسروں کی ٹھوکروں کے لئے زندہ رہے گی ؞

اس لئے یہ امر نہایت ضروری اور فوری توجہ کا محتاج ہے۔ کہ جماعت احمدیہ بھی آنے والے حالات کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جائے۔ اور آنے والے خطرہ کو محسوس کر کے اس سے محفوظ رہنے یا کم سے کم متاثر ہونے کے لئے ابھی سے انتظامات شروع کر دے ؞

اس کے علاوہ تبلیغ حق کا جو فرض خدا تعالےٰ کی طرف سے ہم پر عائد کیا گیا ہے۔ اس کے لحاظ سے تمام ملک بلکہ تمام دنیا کو فساد اور فتنوں سے محفوظ رکھنے اور امن و امان قائم رکھنے کے لئے کوشش کرنا بھی ہمارے لئے ازبس ضروری ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کو اس بات کے لئے تیار کیا جائے۔ کہ وُہ ضرورت کے موقعہ پر فوراً میدان میں آ سکیں۔ جماعت کے وقار۔ عزت و آبرو اور مال و جان کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کر سکیں۔ اور ملک کو فتنہ و فساد سے بچانے اور مفسدہ پردازوں کی شر انگیزیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے دلی شوق سے کام کر سکیں۔ ان کی جسمانی طاقت کو بڑھانے کی طرف زیادہ توجہ کی جائے۔ اور انہیں پُوری طرح ایک نظام میں پرو دیا جائے ؞

اس اہم اور ضروری مسئلہ کی طرف اس سے قبل بھی کئی بار احباب کو توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اس امر کی تحریک کی جا چکی ہے۔ کہ ہر جگہ احمدی نوجوانوں کی انجمنیں بنائی جائیں اور جہاں تک ممکن ہو۔ مرکزی ایسوسی ایشن سے ان کا الحاق کیا جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ ابھی تک اس طرف بہُت کم توجہ کی گئی ہے ؞

اس کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد پر بھی خاص طور پر دھیان دیا جائے۔ جو حضوؔر نے زمانہ کی نزاکت اور حالات کی رَو کو دیکھتے ہُوئے مجلس مشاورت پر فرمایا تھا۔ یعنی یہ کہ" جو احباب بندوق کا لائسنس حاصل کر سکتے ہیں۔ وُہ لائسنس حاصل کریں۔ اور جہاں جہاں تلوار رکھنے کی اجازت ہے۔ وُہ تلوار رکھیں۔ لیکن جہاں اس کی اجازت نہ ہو۔ وہاں لاٹھی ضرور رکھی جائے"۔ اور پھر جہاں تک ممکن ہو۔ ان ہتھیاروں کا استعمال بھی سیکھنا چاہیئے۔ اور اس کے علاوہ دیگر فنونِ جنگ بھی جو قانوناً ممنُوع نہ ہوں۔ پوری توجہ اور دلی انہماک سے سیکھنے چاہئیں ؞

بعض بدباطن لوگ جو جماعت احمدیہ کے خلاف بغض و عناد اور حسد کی وجہ سے اندھے ہو رہے ہیں۔ اس قسم کی تحریکات کے متعلق بھی اعتراضات کرنے سے نہیں چوکتے۔ جو نہایت ہی شریفانہ مقاصد کے پیش نظر کی جاتی ہیں۔ جنہیں اسلام نے نہایت ضروری قرار دیا ہے۔ اور جنہیں دُنیا کا کوئی دُور اندیش اور عقلمند انسان ناروا اور ناجائز قرار نہیں دے سکتا۔ لیکن ایسے بدباطنوں کی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اپنی حفاظت کے خیال سے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہیں ہونا چاہیئے ؞

مسلمان اور جذبہ حب الوطنی

جمیعتہ العلماء دہلی کے ٹرینڈ اور تربیت یافتہ رضا کاروں نے نماز جمعہ کے متعلق جن زریں خیالات کا اظہار کیا۔ اس کا ذکر قبل ازیں کیا جاچکا ہے۔ مسلمانوں نے ان کی اس نامعقول حرکت کو دلی نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھا۔ لیکن "پرتاپ" ۱۵-جولائی نے اس خبر کو

"مسلمان والنٹیروں کا جذبہ حب الوطن" "نماز سے ضروری قومی مفاد ہے"۔ "شراب کے پکٹنگ پر جانے کے لئے بے چینی" کے جلی عنوانوں سے شائع کیا۔

ہندوستان کی کوئی ایسی وطنی تحریک نہیں۔ جس کے متعلق واقعات کی رو سے ثابت کیا جاسکے۔ کہ مسلمانوں نے باوجود اقلیت میں ہونے کے ہندوؤں سے کم قربانیاں کی ہوں لیکن باایں ہندوؤں کی طرف سے ہمیشہ ان کی وطن پرستی پر حرف گیری کی جاتی ہے۔ اور پرتاپ کی اس ذہنیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کو صرف اس وقت پورا پورا محب الوطن یقین کریں گے۔ جب وہ خدا تعالےٰ کے احکام پر کانگریس کے فرامین کو ترجیح دیں گے۔

اگر فی الواقع ہندوؤں کے نزدیک حب وطن کا یہی معیار ہے۔ تو انہیں یہ خیال خام ابھی دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ مسلمان بھی کبھی اس معیار پر پورے اتر سکیں گے مسلمان بشرطیکہ وہ حقیقت اسلام کو سمجھتا ہو۔ ارشادِ خداوندی پر کبھی بھی کسی انسانی حکم کو مقدم نہیں کرسکتا۔ اور ہندوؤں کی طرف سے حب الوطنی کا سرٹیفکیٹ کیا۔ تمام دنیا کے زر و اموال کے حصول کی امید بھی اسے اس بدبختانہ اقدام پر آمادہ نہیں کرسکتی۔

کانگریس اور کامل آزادی

ہم نے بیسیوں مرتبہ بدلائل قاطعہ اس حقیقت کو مبرہن کیا ہے۔ کہ کانگریس کا نصب العین ہرگز ہرگز کامل آزادی نہیں بلکہ اس کا مقصد اور منشاء و مدعا محض یہ ہے۔ کہ برطانیہ کا سپاہیوں کی سنگینوں اور برطانی توپوں اور ہوائی جہازوں کی حفاظت میں ہندوستان کے جملہ امور کو اپنی مرضی کے مطابق چلائیں۔ انگریزی سپاہ ان کی حفاظت کرے۔ اور وہ یہاں اپنی من مانی کارروائیاں کریں۔

لیکن افسوس۔ کہ بعض عاقبت نااندیش مسلمان کانگریس کے اس ہمرنگِ زمین جال کا شکار ہوگئے۔ اور تو اور جمعیتہ العلماء بھی جو اپنے آپ کو اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی محافظ اور نگہبان سمجھتی ہے۔ اور جو اس زعم باطل میں کسی اور مذہبی یا سیاسی جماعت کو خاطر میں ہی نہیں لاتی۔ کانگریس کے اسی فریب میں پھنس کر اپنے آپ کو اس کے حوالے کرچکی ہے۔ لیکن حقیقت یہی ہے۔ کہ در اصل کانگریس کا مطمح نظر "کامل آزادی" نہیں اس کے متعلق آج دو تازہ شہادتیں پیش کی جاتی ہیں:۔

لیجسلیٹو اسمبلی کا جو اجلاس ۱۲-جولائی کو شملہ میں منعقد ہوا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جیکار نے جو ہندوؤں کے ایک با اثر لیڈر ہیں۔ اور جو کانگریس اور حکومت میں مصالحت کرانے کی غرض سے میدان میں اترے ہیں۔ کہا:۔

"جب پنڈت موتی لال نہرو آزادی کامل سے اتر کر درجہ مستعمرات پر آئے۔ تو وہ گرفتار کر لئے گئے"۔

اسی طرح ہندو قوم کے مسلمہ لیڈر سر فیروز سیٹھنا نے کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس منعقدہ ۱۰-جولائی میں اپنی ایک تقریر کے دوران میں کہا۔

"مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو نے حال ہی میں درجہ نو آبادیات کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ بشرطیکہ وہ فوراً دے دیا جائے"۔ (بحوالہ الامان ۱۵-جولائی)

وہ مسلمان جو محض "آزادی کامل" کے خوشنما اور پُر فریب الفاظ کی وجہ سے کانگریس میں شامل ہوچکے ہیں۔ انہیں ان خیالات کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جن کا نہایت اہم مقامات پر کھڑے ہوکر بہت بڑے اور ذمہ دار ہندو لیڈروں نے اظہار کیا ہے۔

کانگریس اور مسلمانوں کے حقوق

"آج کے نام سے ایک ہندی کانگریسی اخبار بنارس سے شائع ہوتا ہے۔ معاصر "رہنما" راولپنڈی (۱۸-جولائی) نے اس کے ایک مقالہ افتتاحیہ سے حسب ذیل الفاظ نقل کئے ہیں:۔

"مسلمان اول تو کانگریس میں شامل ہونا ہی گناہ سمجھتے ہیں اور اگر شامل بھی ہوجائیں۔ تو اقلیت اور اکثریت اور اپنے حقوق کا جھگڑا چھیڑ بیٹھتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ مسلمانوں کی یہ آہ و بکا اور چیخ و پکار کس حد تک مفید ثابت ہوگی۔ کانگریس کا مطمح نظر اگرچہ تمام ہندوستان کو آزادی دلانا ہے۔ لیکن اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ہندوستان کی آزادی پر مسلمانوں کو ان کی من مانی مرادیں نہیں مل سکیں گی۔ سب سے پہلے حقوق منوانے کے لئے اڑے رہنا پرلے درجہ کی حماقت ہے مسلمانوں کو حقوق اس وقت تک نہیں مل سکتے۔ جب تک ہندوؤں کو مکمل طور پر حکومت خود اختیاری نہ مل جائے"۔

یہ الفاظ کسی لمبے چوڑے تبصرہ یا تشریح و توضیح کے محتاج نہیں کانگریس کے متعلق ہمارے خیالات کی لفظ بلفظ تائید ہے۔ اور کانگریس کے متعلق مسلمانوں کے قلوب میں جو شبہات اور شکوک نہایت شدت سے پیدا ہوگئے ہیں۔ ان کا صاف اور غیر مبہم الفاظ میں اعتراف ہے۔ ہندوستان کے آئندہ نظام حکومت میں مسلمانوں کی جو حالت ہوگی۔ اس کا پورا پورا نقشہ ہے۔ اور اگر مسلمانوں کے اندر کچھ بھی مادہ غور و فکر کا باقی ہے۔ تو ان کے لئے درس عبرت اور سامان بصیرت ہے۔

آریہ سماج اور اچھوتوں کے ادھیکار

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں لکھا جاچکا ہے۔ کہ جوں جوں مردم شماری قریب آرہی ہے۔ آریہ سماج اچھوتوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے نہایت سرگرمی سے کام کر رہی ہے۔ اخبارات میں دھڑا دھڑ مضمون نکل رہے ہیں۔ اور جاتی کے جذبات کو پوری طرح ابھارا جارہا ہے۔ لیکن ان تمام مضامین کو پڑھ جائیے۔ کہیں بھی یہ نہیں لکھا۔ کہ غریب اچھوتوں کو عملاً بھی ہندو سمجھو بلکہ تمام کوششیں انہیں مردم شماری کے کاغذات میں ہندو لکھانے تک ہی محدود معلوم ہوتی ہیں۔ آریہ گزٹ (۲۰-جولائی) میں ہندوؤں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ

"اپنے اپنے علاقہ کے اچھوتوں کو اپنے اعتماد میں لے کر انہیں اس امر کا یقین دلا دیا جائے۔ کہ بطور ہندو ان کے وہی ادھیکار ہیں۔ جو کسی بھی ہندو کے ہوسکتے ہیں ان کی سوشل اوستھا کو اتمت کرنے کے لئے جس فوری کام کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان کے راستے سے پانی کی روکاوٹیں دور کردی جائیں۔ ...... اور انہیں مندروں میں داخل ہونے کی کھلی اجازت ہونی چاہیئے"۔

زبانی تو اچھوتوں کے ادھیکار وہی تسلیم کئے ہیں۔ "جو کسی بھی ہندو کے ہوسکتے ہیں۔ لیکن عملی طور پر پانی کی روکاوٹ دور کرنا اور مندروں میں داخلہ کی اجازت کو ہی کافی سمجھا گیا ہے۔ حالانکہ یہ وہ ادھیکار ہیں۔ جو ہندوؤں کی طرف سے مسلمان اور عیسائیوں کو بھی حاصل ہیں۔ پھر اچھوتوں کو صرف یہ ادھیکار دے کر سمجھ لینا۔ کہ انہیں ہندو تسلیم کرلیا گیا ہے۔ صریح دھوکہ اور فریب ہے۔ اگر ہندو اچھوتوں کو واقعی اپنا جزو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے ساتھ بھی اسی طرح رشتہ داریاں اور دیگر معاشرتی تعلقات قائم کریں۔ جس طرح آپس میں کرتے ہیں۔ اس کے بغیر اب اچھوت ان کے قابو میں نہیں آسکتے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ کا فرمودہ درس قرآن شریف

سُورۃ الزلزال

(بقیہ رکوع اوّل)

وَقَالَ الۡاِنۡسَانُ مَا لَهَا

اُس دن انسان اگرچہ گناہوں میں لذّت حاصل کریگا۔ مگر حیران ہوکر کہیگا۔ کہ مجھے کیا ہوگیا۔ حیرت انگیز تغیر ہوگا۔ نہ خدا کی خدائی قائم رہیگی۔ نہ رسول کی رسالت رہے گی۔ نہ وحی الٰہی قائم ہوگی۔ ہر چیز میں شک اور ہر بات میں شبہ پیدا ہو جائیگا۔ ہر قسم کے ناروا افعال کا ارتکاب کرکے لوگ ناز کریںگے۔ فخر و مباہات کرینگے۔ بدیوں کا حیرت انگیز مظاہرہ ہوگا۔ تب انسان حیران ہوکر کہیگا کہ دنیا میں کیا ہونیوالا ہے۔

يَوۡمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخۡبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوۡحٰى لَهَا

اُس دن جب یہ کیفیت رونما ہوگی۔ خدا کے حکم کے ماتحت جو خبریں اس کے متعلق دی گئی تھیں۔ وہ زمین بیان کریگی۔ یعنی پرانی پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ اخبارھا میں نسبت اس کے متعلق خبروں کی ہے۔ یعنی اس کے متعلق خبریں جو دی گئی تھیں۔ وہ زمین بیان کریگی۔ مگر عملاً نہ کہ مُنہ سے۔ یعنی پیشگوئیاں ظاہر ہونے لگیں گی۔

کیوں ایسا ہوگا؟ اِس لئے کہ تیرے ربّ نے جو کہا تھا۔ کہ اے زمین تجھ میں یہ یہ تغیرات ہونگے۔ پھر کیونکر ہو سکتا تھا۔ خدا کی باتیں پوری نہ ہوتیں۔ تو جن جن تغیرات کے لئے خدا نے حکم دیا تھا۔ وہ اس وقت پورے ہو جائیں گے۔

یہ تو اس آیت کے روحانی لحاظ سے معنے ہیں۔ اور زلزلے کے معنے شرک کے قرآن کریم کے عین مطابق ہیں۔ مگر ایک ظاہری معنے بھی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لئے۔ اور وہ یہ کہ مسیح موعودؑ کی بعثت کے وقت زمین پر شدید زلزلے آئینگے دونوں قسم کے۔ مجازی بھی جیسے لڑائیاں اور فساد۔ اور حقیقی بھی جنہیں ہم زلزلہ اور بھونچال کہتے ہیں۔ تو دونوں قسم کے زلزلوں کی اس میں خبر دی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی زلزلے کا لفظ اپنی کتابوں میں استعمال فرمایا ہے۔ خدا نے بھی زلزلہ کا لفظ رکھا ہے۔ اور دنیا نے بھی یہی لفظ استعمال کیا۔ جب جنگِ عظیم ہوئی۔ دنیا نے یہی کہا۔ کہ زمین ہلا دی گئی۔

ہماری جماعت کے ایک دوست حسن موسٰے صاحبؓ ہیں۔ انہوں نے جنگِ عظیم کے دوران میں انگریزی اخبارات میں سے بیسیوں فقرے ایسے نقل کئے تھے۔ جن میں انہوں نے جنگ کے متعلق زلزلے کا لفظ استعمال کیا۔ اور وہ ہمیشہ گفتگو کے وقت یورپین لوگوں سے یہی کہتے۔ کہ تم خود اسے زلزلہ کہتے ہو۔ پھر اگر حضرت مرزا صاحب نے یہ لفظ استعمال کیا ہے۔ تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔ وہاں کے سب سے زیادہ وقیع اخبار نے بھی لکھا تھا۔ کہ میں اگرچہ مذہب کا قائل نہیں۔ مگر یہ ایک ایسی بات ہے۔ جسے ماننا ہی پڑتا ہے۔ تو ظاہری اور مجازی دونوں قسم کے زلزلوں کی خبر اس میں دی گئی۔ اور بتلایا گیا۔ کہ وہ آنے والا مسیح اس وقت آئے گا۔ اذا زلزلت الارض زلزالها و اخرجت الارض اثقالها۔ جب زمین پر شدید زلزلے آئیں گے۔ اور زمین پھٹ کر اندر کی چیزیں باہر کردیگی۔ تب انسان گھبرا کر کہے گا۔ کہ معلوم نہیں زمین کو کیا ہوگیا۔ یومئذٍ تحدث اخبارھا۔ اس دن وہ اپنی خبریں ظاہر کریگی۔ یعنی پیشگوئیوں کا ظہور ہوگا۔ بانّ ربك اوحٰی لها۔ کیونکہ تیرے رب نے اس کی خاطر اور اس کے لئے ایک وحی کی تھی۔ یہاں وحی سے مراد نبی کی وحی ہے۔ یعنی نبی کی طرف خدا نے وحی کی ہوگی۔ کہ زمین پر یہ یہ آفات آنے والی ہیں۔

يَوۡمَئِذٍ يَّصۡدُرُ النَّاسُ اَشۡتَاتًا ۙ لِّيُرَوۡا اَعۡمَالَهُمۡ

اُس دن انسان جو اپنے اپنے اعمال میں لگے ہونگے۔ اپنے اعمال سے واپس لوٹینگے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ جنگ عظیم کے بعد قوموں میں عظیم الشان تغیر پیدا ہوگیا ہے۔ اسلام کے بہت سے مسائل جن سے یوُرپ پہلے سخت نفرت کرتا تھا۔ اب آہستہ آہستہ ان پر عمل کررہا ہے۔ کثرتِ ازدواج کی کئی ملکوں نے اجازت دے دی۔ شراب کو ممنوع قرار دیا۔ پہلے اندھا دھند گرتے جارہے تھے۔ مگر اب صدور کی حالت پیدا ہوگئی ہے لیکن چونکہ وہ تغیر نیک ایمان کے نتیجہ میں نہیں۔ بلکہ ذاتی غرض پر مبنی ہوگا۔ اِس لئے ہر ایک متفرق ہوگا۔ لیروا اعمالهم۔ تا اپنے اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھے۔ جیسے جیسے کوئی عمل کریگا۔ ویسے اس کے نتائج ظاہر ہونگے۔

فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ ؕ

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

جو کوئی ایک ذرّے کے برابر بھی نیکی کرے گا۔ اس کی جزا دیکھ لیگا۔ ذرّہ ایک تو اُس چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں۔ جو سُرخ سر والی اور نہایت باریک ہوتی ہے۔ اِسی طرح ہوا کی اُس باریک گرد کو بھی ذرّہ کہتے ہیں۔ جس کے سامنے جب سُورج کی شعاع آتی ہے۔ تو اس میں کئی رنگ نظر آتے ہیں۔ وہ اتنے ہلکے ہوتے ہیں۔ کہ زمین ان کو کھینچ نہیں سکتی۔ اس سے زیادہ قلیل چیز انسان کو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آسکتی۔ تو مثقال ذرّۃ ایک بے وزن چیز ہوگی۔ مگر ایسی بے وزن چیز کو بھی انسان دیکھ لیگا۔ خواہ نیکی ہو یا بدی۔

اِس آیت سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ آخر میں انسان ضرور بخشا جائیگا۔ اور دوزخ سے نکل کر جنت میں چلا جائے گا۔ کیونکہ دوزخ میں پڑنے والے نے اپنی بدی تو دیکھ لی۔ مگر اس کی نیکیاں کہاں گئیں۔ ہر انسان خواہ وہ کس قدر گنہگار کیوں نہ ہو۔ کچھ نہ کچھ اپنے اندر ضرور نیکی رکھتا ہے۔ تو دوزخ والا اگر جنت میں نہ جائے۔ تو لازم آئے گا۔ کہ وہ اپنی نیکی نہ دیکھے۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ اُسے نیکی بھی ضرور دکھائی جائیگی۔ پس اسلام کہتا ہے۔ دوزخی کو پہلے اس کی بدی دکھائی جائے گی۔ اور اس کے مطابق اسے سزا ملے گی۔ پھر نیکی دکھائی جائے گی۔ اور وہ جنّت میں لے جایا جائیگا۔ مگر آریہ کہتے ہیں۔ کہ

جنہیں پہلے جنت میں جاکر پھر جہنم میں آئیں گی۔ تو دونوں کے نقطہ نگاہ میں عظیم الشان فرق ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ چونکہ خدا مادہ پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نہ روح۔ اس لئے اگر وہ انہیں آزاد چھوڑ دے۔ تو ہمیشہ کے لئے اس کے ہاتھ سے نکل جائیں گی۔ اس لئے خدا ایک نہ ایک گناہ چھپا رکھتا ہے۔ جب نیکی کی جزا مل جاتی ہے۔ اُسے پھر جہنم میں ڈال دیتا ہے۔ مگر اسلام کہتا ہے۔ انسان بدی بھی دیکھے گا۔ اور نیکی بھی۔ مگر فرق یہ ہے۔ کہ پہلے دوزخ میں اسے سزا دی جائے گی۔ تا جب وہ جنت میں جائے۔ تو اسے وہاں سے کوئی نکال نہ سکے۔

مگر اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ اگر انسان توبہ بھی کرے۔ تب بھی ضرور اسے بدی دکھائی جائے گی۔ ایسا نہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ وہ ایک ایسے راستہ پر جا رہا ہے۔ کہ اس کے فعل کے نتیجہ میں اُسے بدی بھی دکھائی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر خدا خود اُسے چھپا دے تو پھر وہ بھی نظر نہیں آئے گی۔ جب اُسے اپنی مغفرت کے دامن سے چھپا لے اس پر پردہ ڈالدے۔ تو پھر کس طرح نظر آ سکتی ہے۔ جب ڈھانپنے والا کوئی اور ہو۔ تو وہ چیز نظر نہیں آ سکتی۔

سُورۃ العادیات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَیں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا ۙ

عادیات کے معنے دوڑنے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور حملہ کرنے کے بھی۔ اور ضبح کے معنے ہانپنے کے ہیں۔ یعنی اس آواز کے جو دوڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اور ضبح کے معنے آواز بلند کرنے کے بھی ہیں۔ اور ضبح کے معنے ہٹانے کے بھی ہیں۔ اور یہ ایک قسم کی دوڑ کا نام بھی ہے۔ اور یہ نام اسی لئے رکھا گیا ہے۔ کہ اُس دوڑ سے آواز نکلتی ہے۔ تو وَالۡعٰدِیٰتِ ضَبۡحًا کے یہ معنے ہوئے۔ کہ ہم شہادت کے طور پر ان جماعتوں کو پیش کرتے ہیں جو باہم شہادت کے طور پر اُن ارواح کو پیش کرتے ہیں۔ جو دوڑتی ہیں۔ ایسے رنگ میں۔ کہ انکی دوڑ میں ایک سلاست پائی جاتی ہے یا ایسے رنگ میں دوڑتی ہیں۔ کہ اُن کے سینوں میں سے آواز آنے لگتی ہے۔ یا ان جماعتوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جو حملہ کرتی ہیں۔ اور ساتھ اس کے نعرۂ جنگ بلند کرتی ہیں۔ گویا آواز دیتے ہوئے حملہ آور ہوتی ہیں۔ یا اُن جماعتوں کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جو حملہ کرتی ہیں۔ ضَبۡحًا دفاع کے طور پر۔ اُن کا حملہ ابتدائی نہیں بلکہ دفع کے لئے ہوتا ہے۔ جلب نفع اس کی غرض نہیں ہوتی۔ بلکہ دشمن کے شر سے بچنا مقصد ہوتا ہے

فَالۡمُوۡرِیٰتِ قَدۡحًا ۙ

چونکہ ان کے حملے ظالمانہ رنگ میں نہیں۔ بلکہ محض دفاع اور اپنی جان ومال بلکہ سب سے بڑھکر ایمان کی حفاظت کے لئے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان لڑائیوں کا قدرتی نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ ان سے لوگوں کی طبائع میں ایک روشنی پیدا ہوتی ہے۔ خود بخود لوگ محسوس کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ واقعی یہ حق پر ہیں۔ ان بیچاروں نے آخر کیا قصور کیا تھا۔ کہ ان پر حملے کئے گئے۔ تو قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ فالموریٰت قدحًا ایک روشنی اور آگ پیدا ہوتی ہے۔

یہاں قدح سے مراد پیالہ نہیں۔ بلکہ یہ محاورہ ہے۔ جو چقماق کو مار کر اس سے آگ نکالنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ تو معنے یہ ہوئے۔ کہ وہ آگ نکالنے یا ٹکرا کر چمک نکالنے والے ہیں۔ مطلب یہ کہ باقی لڑائیاں ہمیشہ فتنہ کا موجب ہوتیں اور انقباض کا باعث بن جاتی ہیں۔ لوگ کہنے لگتے ہیں۔ کہ یہ کیسے فسادی لوگ ہیں۔ مگر ان کی لڑائیاں چونکہ مدافعانہ ہوتی ہیں۔ نہ کہ جارحانہ۔ اس لئے ان کی لڑائیوں سے ہمیشہ دِل منور ہوتے ہیں۔ افکار روشن ہوتے ہیں۔ اور لوگ کہنے لگتے ہیں۔ کہ اِن کا دشمن نہایت ظالم ہے۔ لڑائیاں ہمیشہ دو قسم کی ہوتی ہیں۔ بعض کے نتیجہ میں طبائع مشوش ہو جاتی ہیں۔ اور بعض کے نیک نتائج نکلتے ہیں۔ دشمن جب بھی حملہ کرے۔ بالعموم لوگ یہی کہتے ہیں۔ کہ یہ کیسا ظالمانہ فعل ہے۔ مگر انبیاءؑ کی جماعتوں کی لڑائی چونکہ ہمیشہ مدافعانہ ہوتی ہے۔ اس لئے جب لڑائی ختم ہوتی ہے۔ تو بعض طبائع ان کی صداقت کو محسوس کرنے لگتی ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں ستیریوں نے گندے گندے حملے کئے۔ مگر اسی کے نتیجہ میں بہت سے معزز اور تعلیم یافتہ لوگوں نے میری بیعت کی۔ اُنہوں نے یہی لکھا۔ کہ جہاں اتنے غیر شریفانہ حملے کئے جائیں۔ وہاں ضرور سچائی ہوتی ہے۔ لاہور کے ایک سب انسپکٹر پولیس نے بھی اسی لئے بیعت کی۔ اور لکھا۔ کہ اب میں زیادہ دیر رُک نہیں سکتا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ضرور آپ کے پاس صداقت ہے۔ تو فالموریٰت قدحًا کے یہی معنے ہیں۔ کہ چونکہ دشمن ان پر زیادتی کرتا ہے۔ اور اس کے مقابل وہ دفاعی طریق اختیار کرتے ہیں۔ اس لئے اِنہیں فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اور بعض طبائع سلیمہ ان کی صداقت کا اقرار کرنے لگتی ہیں۔

فَالۡمُغِیۡرٰتِ صُبۡحًا ۙ

جب کہ یہ ہمیشہ دفاع کے طور پر جنگ کرتے ہیں۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ کسی پر ظلم کرنا نہیں چاہتے۔ تو اسی وجہ سے لڑائی کے موقعہ پر یہ رات کو کبھی حملہ نہیں کرتے۔ بلکہ دن کو کرتے ہیں۔ تا کوئی غافل اور بے خبر شخص اس میں مارا نہ جاسکے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی۔ کہ آپؐ جب بھی حملہ کرنے نکلتے۔ تو حکم دیتے۔ کہ صبح تک انتظار کرو۔ بعض دفعہ صحابہؓ کہتے بھی۔ کہ شبخون مارا جائے۔ مگر آپ فرماتے نہیں صبح ہونے دو۔ پھر حملہ کریں گے۔ تب صبح ہونے پر اذان دی جاتی۔ اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ کوئی سعید روح اُن میں ملی ہوئی ہو۔ اور وہ یوں ہی بے خبری میں ماری جائے۔ کہاں دنیا کا یہ دستور۔ کہ ساری کوشش اس امر میں کی جاتی ہے۔ کہ حملہ پوشیدہ رہے۔ اور کسی کو پتہ تک نہ لگے۔ اور کہاں آپ کا یہ نمونہ۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ آپ اخفاء بھی ضرور کرتے تھے۔ مگر عین موقعہ پر پہنچکر ہمیشہ یہ احتیاط کر لیتے تھے۔ تا ناواقف اور شریف انسان اُن سے علیحدہ ہو جائیں۔

فَاَثَرۡنَ بِہٖ نَقۡعًا ۙ

پھر وہ صبح کے وقت غبار اُڑاتے ہیں۔ یعنی رات کے وقت کبھی حملہ نہیں کرتے۔ ہمیشہ روشنی اور صبح کا انتظار کرتے ہیں۔ اور پھر جب حملہ کرتے ہیں۔ تو دلیری اور جرأت سے مقابلہ کرتے ہیں۔

فَوَسَطۡنَ بِہٖ جَمۡعًا ۙ

64

خواہ کثیر جماعت ہو۔ اُس میں گُھس جاتے ہیں۔ وسطن خود جمع کا لفظ ہے۔ غدایت بھی جمع ہے۔ اب جمعًا جو استعمال کیا۔ تو اس کے یہی معنے ہیں۔ کہ بہت بڑی جماعت۔ ورنہ جماعت کا جماعت میں گُھس جانا کوئی قابل ذکر بات نہ تھی۔ وسطن بہ جمعًا جب فرمایا۔ تو اسی لئے کہ پھر وہ جماعت ایک بہت بڑی جماعت میں گُھس جاتی ہے۔ تعداد کی پرواہ نہیں کرتی۔ خواہ اس کے مقابل پر دشمن کتنے زیادہ ہوں۔

اِس سورۃ میں رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آپؐ کے آیندہ زمانہ میں ہونے والی لڑائیوں کی خبر دی گئی ہے۔ پہلی سورت اذا زلزلت الارض زلزالہا میں اُن مصائب و مشکلات کا اعلان کیا گیا تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستہ میں پیش آنے والی تھیں۔ اور بتایا تھا۔ کہ کفار آہستہ آہستہ چھیڑ خوانی شروع کر دینگے۔ یومئذ یصدر الناس اشتاتًا میں علاوہ گزشتہ معنوں کے یہ بھی بتلایا گیا تھا۔ کہ آپ کے صحابہ ایک ایک دو دو کر کے اپنے ملک سے نکل جائیں گے۔ اور یہ بھی کہ مخالف لوگ اُنکے دُکّے کو پکڑ کر مارینگے۔ اور پیٹینگے۔ چنانچہ بدر سے پہلے اسی طرح کفار کیا کرتے تھے۔ مگر فرمایا۔ پھر وہ زمانہ آ جائیگا۔ جب جنگ باقاعدہ شروع ہو جائیں گے۔ مگر مسلمان جنگ میں احتیاط بھی سخت کرینگے۔ تا کسی بے گناہ پر ظلم نہ ہو جائے اور وہ صبح کے وقت حملہ کرینگے۔ اتنی احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کے بعد جب وہ مقابلہ پر آئیں گے۔ تو فوسطن بہ جمعًا ۔ وہ بڑے بڑے لشکروں پر ٹوٹ پڑینگے۔ اور اُنہیں منتشر اور پراگندہ کر دینگے۔ پھر یہ نہیں دیکھیں گے۔ کہ ہماری تعداد کتنی ہے اور اُنکی کس قدر۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ

انسان بھی اپنے رب کی نعمتوں کا کتنا ہی ناشکرا ہے۔ ہم نے ایک رسول اُن میں بھیجا۔ اپنی کتاب اُن میں نازل فرمائی۔ جس کے متعلق ہم نے کہا تھا۔ فیہ ذکرکم۔ یہ اس قوم کی عزت کا باعث ہوئی۔ اسلام اسے بام رفعت پر پہنچائیگا۔ مگر بجائے اُس رسول کو آنکھوں پر بٹھانے کے انہوں نے اُسے اپنے ملک سے نکال دیا۔ تب وہ دوسری جگہ گیا۔ مگر وہاں بھی اُسے آرام سے رہنے نہ دیا۔ حملے کئے اور متواتر حملے کئے۔ انسان یوں تو کہتا ہے۔ میں وفادار اور شکر گذار ہوں۔ مگر وہی ہستی جس نے انسان کو ادنےٰ حالت سے ترقی دیتے دیتے معراج کمال تک پہنچایا۔ ساری ناشکری اسی کے مقابل پر کرتا ہے۔

ایک طرف اس میں ربّ رکھا۔ جو احسان میں مبالغہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور دوسری طرف کنود رکھا۔ جو ناشکری میں مبالغے پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی حد درجے کے احسان والے کے مقابلہ میں ہی کیا حد درجے کی ناشکری سُوجھی تھی؟

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ

وہ خود اس بات پر گواہ ہے۔ یعنی کئی ناشکریاں ایسی بھی ہوتی ہیں۔ جنھیں انسان چھپاتا ہے۔ کہتا ہے۔ میں تو آپ کا تابعدار ہوں۔ مگر فرمایا ایک تو خطرناک ناشکری۔ اور پھر بیان کرنا کہ ہم ماننے کے لئے طیار نہیں ہونگے۔ میں نے خود بعض لوگوں سے سُنا۔ اور یوں بعض دوسروں سے بھی سُنا ہے۔ انہوں نے کہا۔ چاہے خدا بھی آ کر کہے۔ ہم مرزا صاحب کو نہیں مانیں گے۔ یہ لکنود کی صریح مثال ہے۔ بظاہر عقل تسلیم نہیں کر سکتی کہ خدا کی بات بھی کوئی شخص رد کر دے۔ مجرم سے مجرم بھی یہی کہے گا۔ کہ ہم تو خدا کے فرمانبردار ہیں۔ مگر انتہائی ناشکری کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے۔ کہ کہتا ہے۔ چاہے خدا بھی آ جائے۔ ہم نہیں مانینگے۔ مخالفت کرنے والوں کو چھوڑ کر اگر دیکھا جائے۔ تو کئی لاکھ ایسے انسان ہیں۔ جو دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سچا مانتے ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ کہ بجسم اعلان نہیں کر سکتے۔ مگر ان کے علاوہ ایسے بھی ہیں۔ جو مقابلہ کرتے اور پھر فخر یہ کہتے ہیں۔ کہ ہم یونہی کرینگے۔ جو جی میں آئے۔ کر لو۔ وانہ علے ذالک لشہید وہ خود گواہی دیتا اور کہتا ہے۔ میں یہ بات نہیں ماننا۔ اور نہیں مانوں گا۔ خواہ کچھ ہو جائے۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۚ

پھر بھی ایسا نادان ہے۔ منبعِ خیر سے مقابلہ کرتا ہے۔ مگر حرص دیکھو تو کمال تک پہنچی ہوئی ہے۔ بظاہر جب وہ یہ کہتا ہے۔ کہ میں خدا کی بھی نہیں مانتا۔ تو خیال آتا ہے۔ کہ یہ بڑا ہی دلیر اور غنی ہے۔ مگر جہاں منبع خیر سے اس قدر عداوت ہے۔ اس کے مقابل حرص دیکھو۔ تو وہ بھی بہت بڑھی ہوئی ہے۔ اگر جرأت اتنی ہی ہے۔ کہ کسی کی بھی نہیں مانتی۔ تو مال سے محبت کیوں ہے۔ مال سے محبت کی ایک نہایت ہی لطیف مثال وہ واقعہ ہے۔ جو حضرت خلیفہ اوّلؓ بیان فرمایا کرتے تھے۔ آپ فرماتے۔ کہ میں نے ایک چور سے پُوچھا۔ تم جو چوری کرتے ہو۔ تو تمہیں یہ کام بُرا نہیں لگتا۔ وہ کہنے لگا۔ کوئی بُری بات نہیں۔ آپ دن کو کماتے ہیں۔ ہم راتیں جاگ جاگ کر کام کرتے اور اپنی روزی کماتے ہیں۔ کیا روزی کمانا گناہ ہے۔ آپ فرماتے کہ تب میں نے اُس سے اِدھر اُدھر کی باتیں شروع کر دیں۔ اور باتیں کرتے ہوئے اچانک میں نے پوچھا۔ کہ تم چوری کس طرح کرتے ہو۔ وہ کہنے لگا ہم پانچ آدمی ہوتے ہیں۔ ایک نقب لگاتا ہے۔ ایک پاس کھڑا رہتا ہے۔ ایک اِدھر اُدھر پھرتا رہتا ہے۔ ایک آدمی کے گھر مال اکٹھا کرتے ہیں اور ایک سُنار ہوتا ہے۔ جو سونے کو پگلا دیتا ہے۔ فرماتے تھے۔ میں نے پُوچھا۔ اگر وہ سُنار کچھ سونا چُھپا لے۔ تو تم کیا کر سکتے ہو۔ اس پر وہ بڑے جوش سے بولا۔ کہ کیا وہ اتنا ہی بے ایمان ہو جائے گا۔ تو فرماتے تھے۔ میں نے سمجھ لیا۔ کہ اس کی فطرت بھی بُری نہیں۔ تو بظاہر انسان یہ جو خیال کرتا ہے۔ کہ میں آزاد ہوں۔ اور کسی کی مجھے پرواہ نہیں۔ یہ غلط ہے۔ خود لالچ اور حرص بتلا رہی ہے۔ کہ اس کا یہ کہنا بالکل غلط اور بے ہودہ امر ہے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِى الْقُبُوْرِ ۙ

کیا اُسے معلوم نہیں۔ جس وقت قبریں اُکھاڑ کر اُنہیں نکال لیا جائیگا۔ قبروں سے نکالنے سے مراد ایسی گندی طبعوں کو بدل دینا ہے۔ لکنود والی حالت۔ لالچ اور حرص والی حالت۔ نافرمانی اور بدی والی حالت اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بدیوں پر فخر کرنے والی حالت بالکل بدل دی جائے گی۔ پہلے کچھ بھی نیکی کا احساس نہ تھا۔ مگر اب قرآن اور اسلام کی بدولت اُنہیں روحانی زندگی دی جائے گی۔ اور ایک بیداری اُنہیں پیدا کر دی جائے گی۔

وَحُصِّلَ مَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ

وہ مخفی طاقتیں جو خدا نے انسان میں پوشیدہ رکھی تھیں۔ اُنہیں نمایاں کر دیا جائیگا۔ دلوں میں بھی۔ اور اعمال پر بھی۔ کتنا ہی چور اور ڈاکو کیوں نہ ہو۔ میرا تجربہ یہی ہے۔ کہ اس کے اندر نیکی اور بھلائی ضرور چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ میرا یقین ہے۔ اگر خوبی سے کسی بُرے سے بُرے آدمی سے بھی معاملہ کیا جائے۔ تو اس کے اندر سے بھی نیکی نکل آئیگی۔ تو حصّل ما فی الصّدور۔ جو سینوں کے اندر نیکیاں پوشیدہ ہیں۔ خدا انہیں نکال کر ظاہر کر دیگا۔ ان کے اعمال اور افعال بھی نیکی اور پاکیزگی کے رنگ میں رنگین کر دیگا۔

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۚ

تب اُس دن اُن کا رب ان کو دیکھنے والا ہو گا۔ میرے نزدیک اُن معنوں کے لحاظ سے جو ابھی مَیں نے اس سورۃ کے کئے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہی خدا جو آج انکی تباہی کی خبر دے رہا ہے۔ ان کی حفاظت کریگا۔ جو آج ان کے مقابل پر لشکروں کی طیاری کا حکم دیتا ہے۔ ان کی نگہبانی فرمائیگا۔ اور کہیگا۔ میرے بندوں کو تکلیف نہ ہو۔ مَیں خود انکا حافظ ونگہبان اور نگرانِ حال بنتا ہوں۔

سُورۃ القارعہ

(۸ جون ۱۹۳۰ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَیں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے

اَلۡقَارِعَۃُ ۙ مَا الۡقَارِعَۃُ ۚ

وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا الۡقَارِعَۃُ ؕ

قرع کے معنے کسی چیز کو ٹھکرانے کے ہوتے ہیں۔ جیسے دروازے کو یا کسی اور چیز کو کھٹکھٹائیں۔ اور محاورہ زبان میں اُن لشکروں کے لئے بھی قارع کا لفظ استعمال ہوتا ہے جو حملہ آور ہوتے ہیں۔ جس طرح والعٰدیٰت ضبحًا میں ایسے لشکروں کی طرف اشارہ تھا۔ جو دفاع کرتے ہیں۔ القارعۃ ما القارعۃ میں اُن لشکروں کی طرف اشارہ ہے۔ جو حملہ آور ہوتے ہیں؛

دفاع کی انتہاء آخر حملے پر آجاتی ہے۔ دنیا کی کوئی قوم محض دفاع پر قائم نہیں رہتی بلکہ آخر خود بھی اُسے حملہ آور ہونا پڑتا ہے۔ قومی زندگی مجبور کرتی ہے۔ کہ دشمنوں پر حملہ کیا جائے۔ مسلمانوں میں ہی دیکھ لو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے اُن میں کتنا بڑا انتشار تھا۔ جس کی وجہ صرف یہ تھی۔ کہ مسلمانوں پر عیسائی متواتر حملے کئے جاتے تھے۔ اور مسلمان صرف دفاع کرتے تھے۔ اب حملہ آور کے لئے بہت بڑی آسانی ہوتی ہے وہ کمزور جگہ دیکھ کر باسانی حملہ کر لیتا ہے۔ مگر دفاع والا اپنے آپ کو بچاتا اور پھر خاموش ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ مسلمانوں میں زندگی اور بیداری مفقود ہو گئی۔ اور وہ صرف دوسروں کے حملوں کا تختۂ مشق بن کر رہ گئے۔ اگر وہ خود بھی عیسائیوں پر حملے کرتے۔ تو ان کی کبھی ایسی حالت نہ ہوتی۔ پس القارعۃ میں صحابہؓ کی اُنہی جنگوں کا ذکر ہے۔ جن میں وہ خود دشمن پر حملہ آور ہوئے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ انہوں نے ابتداء کی۔ اور دشمن پر یونہی ٹوٹ پڑے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جنگ کے دوران میں پہلے تو صحابہ اپنے آپ کو صرف بچاتے۔ اور محفوظ کرتے تھے۔ مگر پھر اُنہی دشمنوں پر انہوں نے خود حملے کئے۔ تا اُن کی طاقت ٹوٹ جائے۔ اور ان کی رہی سہی جمعیّت بھی پراگندہ ہو جائے۔ پس اسلامی جنگوں کی ابتداء تو یقیناً مدافعانہ تھی۔ مگر بعض جگہ حملے کی ابتداء رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود اپنے ہاتھ میں لے لی۔ تا دشمن کی آیندہ شرارت کا بکلّی سدّ باب ہو جائے۔ اور وہ اسلام کے مقابل پر بالکل ٹھہر نہ سکے۔ جنگِ احزاب تک صرف کفار کی طرف سے حملے ہوتے تھے۔ اور مسلمان اپنا دفاع اور بچاؤ کرتے تھے۔ وہ وہیں میدان میں نکلتے۔ جہاں سنتے کہ کوئی لشکر میدان میں آیا ہے۔ یا آنے والا ہے۔ مگر آخری حملہ جو مسلمانوں کی طرف سے ہؤا۔ اور جس میں دفاع مقصد نہ تھا۔ بلکہ حملہ غرض تھی۔ وہ فتح مکّہ ہے۔ اس میں آپ کے ساتھیوں پر حملہ کیا گیا تھا۔ اور معاہدہ کی خلاف ورزی کی گئی تھی۔ آپ اس کا بدلہ لینے کے لئے لشکر سمیت روانہ ہوئے۔ میرے نزدیک اس سورت میں فتح مکہ کی طرف اشارہ ہے۔

سورۃ الزلزال میں اُن مصائب کا ذکر کیا گیا تھا۔ جو مکّہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور صحابہؓ پر آئیں۔ اور جس کے نتیجہ میں ہجرت واقع ہوئی۔ سورۃ العٰدیٰت میں ان مدافعانہ غزوات کا ذکر ہے۔ جو غزوۂ احزاب تک ہوئیں۔ اور اس سورۃ میں فتح مکہ کا ذکر ہے۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خود حملہ کرنا پڑا۔ اور دشمن کا خاتمہ ہو گیا۔ فرمایا۔ القارعۃ کیا تجھے معلوم ہے۔ اُس چیز کا حال جو ٹکراتی ہے۔ اور ٹکرا کر دوسری چیز کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ ما القارعۃ۔ وہ کیا چیز ہے جو قارعۃ ہے۔ وَمَا ادرٰىک ما القارعۃ اور کونسی چیز تجھے بتا سکتی ہے۔ کہ وہ قارعۃ کیا چیز ہے۔ وہ تو ایسی عظیم الشان چیز ہے۔ جس کے نتائج کا اندازہ لگانا بھی انسانی خیال سے بالا ہے بھلا کون خیال کر سکتا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک ہی حملہ سے عرب پارہ پارہ ہو جائیگا۔ خود مکّے والے بھی اس کا اندازہ نہیں کر سکتے تھے۔ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا لشکر فتحِ مکّہ کے لئے نکل پڑا۔ تو راستے میں ابوسفیان نے اُسے دیکھا۔ اور وہ حیرت سے اپنے ساتھیوں سے پوچھنے لگا۔ کہ یہ کیا چیز ہے۔ اتنا بڑا لشکر اور روشنیاں آخر کس قبیلہ کی ہیں؟ اُس کے ساتھیوں نے کئی اندازے لگائے۔ اور کہا۔ فلاں قبیلہ ہوگا۔ فلاں قبیلہ ہوگا۔ مگر ابوسفیان نے سب کو غلط قرار دیدیا۔ اتنے میں ایک ساتھی اس کا بول اُٹھا۔ یہ تو محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا لشکر ہے۔ اُس نے کہا۔ وہ کس طرح ہو سکتا ہے میں اسی وقت مدینہ سے آرہا ہوں۔ مَیں نے تو وہاں جنگ کی کوئی طیاری نہیں دیکھی۔ ابھی وہ باتیں ہی کر رہا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لشکر کے چند پہرے دار وہاں آپہنچے۔ اور قریب تھا۔ کہ وہ ابوسفیان کو مار ڈالتے۔ مگر حضرت عباسؓ ساتھ تھے۔ انہوں نے اُسے پہچان لیا۔ اور اپنی حفاظت میں پکڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ صحابہ چاہتے تھے۔ کہ اس کی گردن اُڑا دی جائے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادب اور احترام کی وجہ سے رُک گئے۔ حضرت عباسؓ نے کہا۔ یا رسول اللہ ابوسفیان مسلمان ہونے کے لئے آیا ہے۔ چونکہ آپ ابوسفیان کے دوست تھے۔ چاہتے تھے کہ وہ بچ جائے۔ . . . . ابوسفیان سے بھی انہوں نے کہا۔ جلدی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کرو۔ ورنہ مارے جاؤ گے۔ اب ابوسفیان حیران تھا۔ کہ کہاں میں ایک لشکر کا سپہ سالار تھا۔ اور کہاں اب قیدیوں کی طرح گرفتار ہوں۔ صداقتِ اسلام تو دل میں پہلے ہی گھر کر چکی تھی۔ اس واقعہ نے انہیں اور زیادہ اسلام کے قریب کر دیا۔ اور جھٹ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیعت کر لی۔ مگر دل میں کسی حد تک اپنی بڑائی کا خیال پھر بھی رہا۔ انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ میں اب ایمان تو لے آیا ہوں۔ مگر کوئی علامت ایسی بھی ہونی چاہیئے جس سے میری فوقیت اور برتری ثابت ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اچھا جو بھی تیرے گھر میں پناہ گزین ہو گا۔ ہماری طرف سے اسے امان ہے۔ وہ کہنے لگا میرا گھر آخر کتنا بڑا ہے۔ اور کتنے آدمی اس میں سما سکتے ہیں۔ آپ کچھ اور بھی رعایت کیجئے۔ آپنے فرمایا۔ اچھا۔ جو اپنے اپنے گھروں کے دروازے بند کر کے اندر بیٹھ رہے گا۔ اُسے بھی امان دیجائے گی۔ تب پھر اس نے اجازت مانگی۔ اور وہ اسلامی لشکر سے پہلے مکّہ میں داخل ہؤا۔

قادیانی جماعت کی "خُفیہ چِٹھی"

پیغام صلح نے جماعت احمدیہ پر یہ شرمناک الزام لگایا تھا۔ کہ وہ "کار خاص" پر متعین ہے۔ اور اس کے ثبوت میں ناظر صاحب امور خارجہ قادیان کی ایک چٹھی کا اقتباس شایع کیا تھا جو انہوں نے بیرونی جماعتوں کو ارسال کی تھی۔ ہم چونکہ اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ محض بغض وعناد اور سوزش وجلن کی وجہ سے یہ سب بیہودہ سرائی پیغام کی طرف سے کی جارہی ہے۔ اس لئے اسے درخور اعتناء نہ سمجھا۔ لیکن معزز معاصر انقلاب ۱۹ ؍جون اسنے مندرجہ بالا عنوان سے "پیغام" کی بے ہودگی پر ایک شذرہ سپرد قلم کیا ہے جس سے ہمارے اس خیال کی پوری پوری تائید ہوتی ہے۔ کہ "پیغام" محض آتشِ حسد کے انگاروں پر لوٹنے کی وجہ سے ہمارے خلاف بہتان طرازی اور الزام تراشی کا ناپاک مشغلہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ ورنہ ممکن نہیں، کہ اس میں کام کرنے والے اپنی پیش کردہ باتوں کی نامعقولیت کو محسوس نہ کر سکتے ہوں۔ اپنی معاملہ فہمی اور سیاست دانی کے متعلق ایک غیر جانبدار اور موقر جریدہ کی رائے معلوم کرنے کے بعد اگر کچھ بھی غیرت ہے۔ تو "پیغام صلح" کو ڈوب مرنا چاہئے۔ (ایڈیٹر)

"ملاپ" نے "پیغام صلح" کے حوالے سے قادیانی جماعت کی ایک خفیہ چٹھی کا ذکر کیا ہے۔ جو ناظر امور خارجہ قادیان کی طرف سے قادیانی جماعتوں کو بھیجی گئی تھی۔ اس چٹھی کے خاص فقرات یہ ہیں:۔

"اپنے علاقہ کی سیاسی تحریکات سے پوری طرح واقف رہنا چاہئے۔ اور کانگریس کے اثر کے بڑھنے اور گھٹنے سے مرکز کو اطلاع دیتے رہیں۔ اگر کوئی سرکاری افسر سیاسی تحریکوں میں حصہ لیتا ہو۔ یا کانگریسی خیالات رکھتا ہو۔ تو اس کا بھی خیال رکھیں۔ اور یہاں (قادیان) اطلاع دیں۔"

قارئین کرام کو معلوم ہے۔ کہ ہمیں قادیانی جماعت کے سیاسی معتقدات سے شدید اختلاف ہے۔ اور تحفظ حقوق مسلمین کی جدوجہد کے سوا ہمارا اور ان کا کبھی بھی اتفاق نہیں ہوا۔ لیکن ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ قادیانی جماعت کی محولہ بالا چٹھی میں "ملاپ" کو کونسی ایسی بات نظر آئی۔ کہ اس نے اسے اپنے مخصوص "سنسنی خیز" انداز میں شایع کیا۔ نیز ہمارے معزز معاصر "پیغام صلح" نے اس کی اشاعت سے قادیانی جماعت کے لئے مذمت کا کونسا خاص سامان جمع کیا۔ جو جماعت اس وقت مسلمانوں کے سیاسی معاملات میں حصہ لیتی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ تمام ماتحت جماعتوں کو سیاسی تحریکات سے واقف رہنے کی ہدایت کرے۔ اور چونکہ مسلمانوں کو بہ حالات موجودہ کانگریس سے شدید اختلاف ہے۔ اس لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہر حصے میں کانگریس کی تحریک کے فروغ پانے یا زوال پذیر ہونے سے آگاہی حاصل کی جائے۔ بلکہ وہ اسباب وعلل معلوم کئے جائیں۔ جو کانگریس کی ترقی وتنزل کے موجب ہوں۔ باقی رہا تیسرا معاملہ سو یہ تو ساری دنیا جانتی ہے۔ کہ پچھلے دنوں بعض حلقوں میں بعض ہندو افسروں نے سرکاری خدمات کو کانگریس کی تقویت کا ذریعہ بنا لیا تھا۔ اور پنجاب کی نو آبادیوں کے جو مسلمان کانگریسی تحریک سے الگ تھے۔ ان کے لئے نہر کا پانی کم کر دیا تھا۔ اس کے برعکس جو سکھ کانگریس کے ساتھ تھے۔ انہیں بافراط پانی دینا شروع کر دیا تھا۔ اگر مسلمان اس وقت کانگریس کی تحریک سے علیحدگی کو اپنے قومی وملی حقوق کی حفاظت کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ اور یہ معلوم ہے۔ کہ بعض ہندو افسر اپنے اختیارات سے ناجائز فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کو کانگریس کی اعانت پر مجبور کر رہے ہیں۔ یا اس طرح کے اعمال وافعال کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسلامی حقوق سے دلچسپی رکھنے والی کوئی جماعت اپنی ماتحت شاخوں کو اس بات کی ہدایت نہ کرے۔ کہ سیاسی تحریک میں حصہ لینے والے افسروں کے متعلق پوری واقفیت رکھو۔ مسلمان علی الاعلان کانگریس کے خلاف ہیں۔ اس لئے کہ وہ تمام کانگریسی سرگرمیوں کو ہندو راج کے قیام کے ذرایع سمجھتے ہیں۔ جب حالت یہ ہے۔ تو پھر کانگریس کی تحریک کے متعلق پوری واقفیت رکھنا اور اسے کمزور کرنے یا قوی نہ ہونے دینے کے تمام وسائل کو پوری قوت کے ساتھ معرض عمل میں لانا کونسا ایسا جرم ہے۔ جسے "کار خاص" سمجھا جائے۔ جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے۔ ہمیں قادیانیوں کے سیاسی معتقدات سے شدید اختلاف ہے۔ تحفظ حقوق کے سلسلے میں ہندوؤں کی طرح حکومت کی مخالفت کا کام شروع ہوا۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ وہ شاید اپنے سیاسی معتقدات کی بنا پر دور تک ہم سب کا ساتھ نہ دے سکیں۔ لیکن زیر بحث خط میں نہ کوئی "خفا" ہے۔ اور نہ اسے "کار خاص" کی دلیل بنایا جا سکتا ہے۔ "معہذا"

پیغامیوں سے قطع تعلق کا اعلان

خطہ پونچھ کے ہم مندرجہ ذیل چھ اشخاص نے ماہ پوہ ۱۹۸۶ء میں مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی بذریعہ خط وکتابت بیعت کی تھی۔ مگر آج ہم بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کرتے ہیں۔ کہ ہم نے جماعت مذکور کے عقائد سے صدق دل سے توبہ کی ہے۔ ہمارا آئندہ جماعت مذکور کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے۔ کہ اعلان مذکور کو اپنے اخبار "الفضل" قادیان کی نزدیک ترین اشاعت میں شایع فرما کر ہمیں مشکور وممنون فرما دیں۔ اعلان ہذا کی کاپیاں اخبار "پیغام صلح" لاہور، "کشمیر" امرتسر، "کشمیری" لاہور کو بھی بھیجی گئی ہیں۔

المعلن خاکساران:۔ ملاں عزیز جو۔ مستری محمد جو۔ غلام احمد بٹ۔ عزیز جو درزی۔ غلام احمد خورد درزی۔ مستری عزیز جو۔

پراونشل انجمن احمدیہ پشاور کی قرار دادیں

۱۳ ؍جولائی ۱۹۳۰ء کو صوبہ سرحد کی پراونشل انجمن احمدیہ کا اجلاس پشاور میں منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے:۔

(۱) یہ انجمن وائسرائے ہند کے ہز مجسٹی ملک معظم کی حکومت اور برطانوی ہند کے نمائندوں کی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے متعلق اعلان کا خیر مقدم کرتی ہے۔

(۲) اس انجمن کو پوری طرح یقین ہے۔ کہ برطانوی قوم ہندوستان کے جذبہ آزادی کو پوری طرح محسوس کر چکی ہے۔ اور اس کی خواہش ہے۔ کہ تمام جماعتوں اور پارٹیوں کے مشترکہ غور وفکر سے حکومت خود اختیاری کے لئے دستور اساسی تجویز کرے۔

(۳) اس انجمن کو کلی اعتماد ہے۔ کہ اس کانفرنس میں مسلمانوں کی نیابت ایک تہائی سے کسی طرح کم نہ ہوگی۔

ان قراردادوں کی نقول وائسرائے، چیف کمشنر صوبہ سرحد، صوبہ سرحد کے جملہ اضلاع کے افسران، حضرت خلیفۃ المسیح، تمام ماتحت جماعتوں اور اخبارات مسلم آؤٹ لک، انقلاب، سیاست اور الفضل کو ارسال کی گئیں۔

ثروت علی جنرل سکرٹری

اپنے معدہ کو طاقتور بناؤ

اگر آپ کا معدہ درست ہے۔ تو آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ زندہ درگور۔ ہماری مشہور عالم دوا اکسیر معدہ ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ آنکھ و دماغ کی کمزوری۔ گرمی کی شدت پیاس کا زیادہ لگنا۔ ہاتھ پاؤں کا گرم رہنا۔ کرم شکم۔ قبض۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بادی گوشت۔ انڈے۔ وغیرہ مرغن مقوی اور لذیذ اشیاء کے ہضم کرنے کے لئے لاثانی۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے کے لئے بے نظیر۔ خوراک ۲ سے ۴ رتی۔ ایک شیشی جو عرصہ کے لئے کافی ہے۔ قیمت صرف دو روپے۔

اکسیر معدہ کی دھوم مچ رہی ہے

جناب محمد حسین صاحب شنکر پور بھدرک سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے آپکی ایجاد کردہ اکسیر معدہ کی تعریف جناب رحمت خان صاحب سے سنی۔ اس کے بعد خود تجربہ کیا۔ واقعی اکسیر معدہ ہے۔ میرے بھائی نور محمد صاحب انسپکٹر پولیس جشی کو آٹھ ماہ سے معدہ کے عوارض کی شکایت ہے۔ لہذا ایک شیشی جلد انکے پاس بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔ بعد از استعمال جناب نور محمد صاحب انسپکٹر پولیس کا جو خط آیا۔ وہ درج ذیل ہے چونکہ اس اکسیر سے مجھے فائدہ ہوا ہے۔ لہذا از راہ نوازش تین شیشی اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

ملنے کا پتہ:- **مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

پیاری آنکھوں کا نور

دنیا مان گئی ہے۔ کہ ہمارا ساختہ موتی سرمہ حقیقی معنوں میں آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے۔ اس پر ڈاکٹر شیفتہ اور حکماء فریفتہ۔ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کی بصارت کو تیز کرتا اور جملہ امراض سے آنکھوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ جو مدت کے لئے کافی ہے محصولڈاک علاوہ۔

میں تو تہجد میں بھی آپکے لئے دعا کرتا ہوں

میاں ابراہیم صاحب گتی۔ ضلع اننت پور سے لکھتے ہیں۔ کہ میری آنکھیں بہت خراب ہو گئی تھیں۔ بہت سے علاج کئے۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر آپ کے موتی سرمہ نے مجھے بہت فائدہ دیا جسکے لئے میں آپ کا احسانمند اور شکرگذار ہوں۔ تہجد میں اور پھر صبح نماز کے وقت مناجات میں آپ کے لئے بہت دعا کرتا ہوں۔ اب اکسیر معدہ اور موتی دانت پوڈر بھی بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

ملنے کا پتہ:- **مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ ان کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اور اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ (ایک روپیہ چار آنے)

شروع حمل سے آخر رضاعت تک قریباً نو تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

از عدالت ڈھلوان باجلاس میاں عبدالمجید خان صاحب عدالتی بہادر واقعہ ۲۱ مارچ ۱۹۲۷ء

فقیر محمد ولد میراں بخش سید۔ سکنہ بیگووال۔ مدعی بنام:- مسماۃ نور بیگم۔ زوجہ اسمٰعیل ابراہیم ولد عبداللہ غلام رسول۔ شیر محمد ولد اسمٰعیل۔ رحمت اللہ ولد غلام محمد نور محمد۔ ولد مہدی۔ اللہ بخش ولد علی بخش۔ اسحاق ولد علی بخش۔ طفیل محمد ولد امام الدین۔ غلام رسول ولد اسمٰعیل۔ سکنہ الیپ بوچہ:- مدعا علیہم

دعوٰی دخلیابی اراضی حسب کنال

اشتہار بنام مدعا علیہم

چونکہ مدعا علیہم کو بذریعہ سمن طلب کیا گیا۔ مگر وہ عمداً حاضری عدالت ہذا سے گریز کرتے ہیں۔ اس لئے اب تاریخ پیشی ۲۰ رسانون ۱۹۲۷ء مقرر ہو کر بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہم کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر جوابدہی اصالتاً یا وکالتاً کریں۔ ورنہ عدم حاضری ان کے کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

دستخط حاکم

(مہر)

ایک جلیل القدر گھرانے

کے احمدی نوجوان جو انگلینڈ کی ایک یونیورسٹی کے گریجوایٹ آنرز اور آئی سی۔ ایس پاس ہونیکے علاوہ پنجاب سول سروس میں ایک نہایت ممتاز عہدے پر فائز ہیں۔ کسی معزز خاندان کی خاتون سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ جملہ خط و کتابت بصیغہ راز مکتوم رہیگی۔

ط، معرفت دفتر مینیجر الفضل قادیان ہو۔

قابل غور مشورہ

میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے۔ ایک عرصہ سے ہومیوپیتھک ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ لہذا جس کسی احمدی بھائی کو کسی مرض یا علاج کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔ تو جواب کے لئے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ فرما کر مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ دوائی بھی بشرط طلب حتی الامکان ارزاں اور بہترین روانہ کی جاتی ہیں۔ ضرورتمند احباب شمیم چارٹ طلب فرمائیں۔ اگر ڈاکٹر صاحبان فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو کلکتہ کے نرخ پر ہم سے ہر قسم کی ادویات طلب کریں۔ بعض امراض کی مجرب ادویات ہر وقت تیار رہتی ہیں۔ المشتہر:- ڈاکٹر بشیر احمد احمدی۔ ایم۔ ڈی ایچ ایم۔ ڈی بی ایچ۔ ایچ۔ ڈی ایس سی۔ تمغہ جات طلائی۔ یافتہ طلاق محل۔ کانپور

ہندوستان کی خبریں

——— شملہ ۱۷ جولائی۔ سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر ایم۔ آر۔ جیکار نے وائسرائے کو لکھا تھا۔ کہ ہمارا یہ غرض ہے۔ کہ ہم موجودہ حالات سے ہندوستان کو نکالنے کے لئے تحریک سول نافرمانی کے لیڈروں سے اس معاملہ پر بات چیت کریں۔ اور از سر نو امن پیدا کریں۔ اس لئے ہمیں کانگریسی لیڈروں سے میل ملاقات کی اجازت دی جائے۔ وائسرائے نے کہا۔ کہ سول نافرمانی نے ملک کو سخت نقصان پہونچایا ہے۔ اور گورنمنٹ ہندوستان کی دوسری پارٹیوں کی امداد سے اسے کچل دیگی۔ آپ خوشی سے سول نافرمانی کے لیڈروں کو ملیں۔

——— پٹنہ ۱۷ جولائی۔ ایک مشہور مارواڑی سیٹھ نے قومی کاموں کے لئے ایک لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے اور اس کے لئے ایک ٹرسٹ قائم کر دیا ہے۔

——— احمد آباد ۱۷ جولائی۔ نوجیون پریس کی ضبطی کے بعد پہلی مرتبہ ۱۲ تاریخ کو اخبار نوجیون سائیکلوسٹائل پر چھپکر شایع کیا گیا ہے۔

——— لاہور ۱۷ جولائی۔ اسمبلی بم کیس کے ملزم مسٹر بی کے دت کو آج صبح کالے پانی بھیجدیا گیا ہے۔ آپ کے خلاف مقدمہ سازش لاہور واپس لے لیا گیا تھا۔ اسمبلی بم کیس میں آپ کو عمر قید کی سزا ہوئی تھی۔

——— شملہ ۱۵ جولائی۔ آج شاہی کونسل میں ہوم سیکرٹری نے سر فیروز سیٹھنا کو مطلع کیا۔ کہ حکومت ہند نے وقتاً فوقتاً لوکل گورنمنٹوں کو اس بارہ میں لکھا ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک میں جن سیاسی اور اقتصادی غلط دلائل سے کام لیا جاتا ہے۔ ان کے ازالہ کے لئے پروپیگنڈا کیا جائے۔ نیز وہ ایسے پروپیگنڈا سے بچنے کی کوشش کریں۔ جس سے سودیشی صنعت کی حوصلہ شکنی کی بُو آئے۔

——— شملہ ۱۷ جولائی۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں سر ہری سنگھ گوڑ کے ایک سوال کے جواب میں سر جارج شسٹر نے بیان کیا کہ پہلی سہ ماہی کے دوران میں چونگی اور مالیہ کی مد میں نصف کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ سول نافرمانی کی تحریک کا اثر گورنمنٹ کے نسبت ہندوستانی کاروبار پر زیادہ تباہ کن ثابت ہوگا۔ جو کہ اس وقت قریباً معطل ہو چکا ہے۔

——— شملہ ۱۵ جولائی۔ والنٹیر قریباً روزمرہ لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبروں کے کوارٹروں پر پکٹنگ لگاتے ہیں۔ آج لنچ کے وقت ایک "بکار سرکار" لفافہ کوئی شخص مسٹر اچاریہ کے ہاتھ میں دے گیا۔ اس پر نیلی پنسل سے "مزدوری" لکھا ہوا تھا۔ مسٹر اچاریہ نے کھول کر دیکھا۔ تو اس میں کسی نے انہیں چوڑیاں بند کر کے بھیجی تھیں۔

——— مدوار ۱۸ جولائی۔ آج مسل روڈ پر تاڑی کی دوکان پر پکٹنگ جاری رہی۔ سات والنٹیر گرفتار کرلئے گئے۔ لوگوں نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے پہلے تو ہجوم پر لاٹھیوں سے حملہ کیا لیکن شام کو ہجوم پر گولی چلادی۔ جس سے تین اشخاص ہلاک ہوئے۔ اور کچھ زخمی ہوئے۔

——— شملہ ۱۸ جولائی۔ اسمبلی کا آخری اجلاس آج ختم ہوا۔ ممبران اسمبلی نے چیمبر سے رخصت ہونے سے پیشتر پریزیڈنٹ سے ہاتھ ملائے۔ اور پریزیڈنٹ نے آئندہ انتخابات میں ان کی کامیابی کی خواہش ظاہر کی۔

——— شملہ ۱۸ جولائی۔ آج کونسل آف سٹیٹ کے آخری اجلاس میں سر جیکار کے مسودہ قانون مفاد تعلیم ہندو آن کو پاس کر دیا گیا۔ ممبروں نے پریذیڈنٹ سے رخصت ہوتے وقت ہاتھ ملائے۔ اور پریذیڈنٹ نے ان کے لئے دلی شکرگذاری کا اظہار کیا۔

——— ایٹہ ۱۸ جولائی۔ سورون ضلع ایٹہ میں ۱۱ جولائی کو مہان سبھا نے پولیس کے تھانہ میں ایک جلسہ منعقد کرنے کی تجویز کی۔ تقریباً ایک درجن رضاکار پہونچ گئے۔ اور دروازے پر چت لیٹ گئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم دیا۔ کہ رضاکاروں کو زبردستی ہٹایا جائے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور بہت سے آدمی اندر داخل ہو گئے۔ کسی نے اندر پتھر پھینکے۔ اس کے ساتھ ہی مقسدہ پرداروں نے اینٹ پتھر کی بارش شروع کر دی۔ ایک اینٹ ڈپٹی کلکٹر کی پیشانی پر لگی۔ خون بہنے لگا۔ فائر کرنے کا حکم دیدیا گیا۔ تمام افسر اندر ہی بیٹھے تھے۔ کوئی انتظام کے لئے باہر نہیں آیا۔ فائر تھانہ کی چھت سے کئے گئے۔ ۵ آدمی ہلاک ہوئے۔ مقتولین کی نعشیں پوسٹ مارٹم کے بعد پولیس نے خود جلادیں۔

——— پشاور ۱۸ جولائی۔ پانچ حوالاتی ملزم جن کے خلاف ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مقدمات چل رہے تھے۔ آئندہ کے لئے حکومت کے مخالف سرگرمیوں میں حصہ لینے سے اجتناب کرنے کا اقرار نامہ دینے پر رہا کر دیئے گئے۔ مردان سب ڈویژن کے ۱۵ اشخاص کی قید کی باقیماندہ مدت معاف کر دی گئی۔

——— الہ آباد ۱۸ جولائی۔ پنڈت موتی لال نہرو اور ڈاکٹر سید محمود کے مقدمہ کی مسل آج چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس سین کے روبرو پیش ہوئی۔ گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے کہا۔ مقامی حکومت نے مجھے ہدایت کی ہے۔ کہ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کا نفاذ یو۔پی میں باضابطہ طور پر عمل میں آنا ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے قانون مذکور کی دفعہ ۱۷ کے ماتحت ملزموں کی سزایابی بالکل درست ہے۔ عدالت نے ملزموں کو پہلے جرم میں بری کر دیا۔ لیکن دوسرے جرم میں سزا بحال رکھی۔

——— بمبئی ۱۸ جولائی۔ ساسون گروپ کے اور چودہ کارخانوں نے یکم اگست سے کام بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس سے ستر ہزار آدمی بے کار ہو جائینگے۔

——— کلکتہ ۱۷ جولائی۔ دصوبڑی میں زلزلہ کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ ۱۶۷ جھٹکے محسوس ہو چکے ہیں۔

——— شملہ ۱۸ جولائی۔ ایک سوال کے جواب میں آج اسمبلی میں بتایا گیا کہ پریس آرڈیننس کے ماتحت کل ۱۳۱ اخبارات سے ضمانت طلب کی گئی۔ اور ان میں سے ۶۱ بند ہو گئے ہیں۔

——— بیگم صاحبہ بھوپال نے جیب خاص سے ۲۵ ہزار کی رقم گذشتہ فسادات کے نتیجہ میں مصیبت زدگان سرحد کی اعانت کے لئے مرحمت فرمائی ہے۔

——— بمبئی ۱۹ جولائی۔ مشہور ہوا باز خاتون مس ایمی جانسن آج یہاں پہونچی۔ اس کا شاندار استقبال کیا گیا۔ اور اس کے اعزاز میں تاج محل ہوٹل میں ایک شاندار دعوت دی گئی۔ پچھلے پہر مس موصوفہ انگلستان کے لئے روانہ ہو گئی۔

——— شملہ ۱۹ جولائی۔ فسادی قبائل سرحد کے قبضہ میں سونے کے پونڈوں کی موجودگی کا علم ہوا ہے۔ اس امر پر بہت شک وشبہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سکے ان کے پاس کہاں سے آئے۔ اور گمان ہے۔ کہ سوویٹ حکومت نے ان کو یہاں تقسیم کرایا ہے۔

——— شملہ ۱۸ جولائی۔ مولوی محمد یعقوب صاحب صدر اسمبلی نے مسٹر چاولا کے لئے دس ہزار روپیہ کی اپیل کی ہے۔ جس سے وہ ایک ہوائی جہاز خرید کر سکیں۔ وائسرائے نے سو روپیہ دیا ہے۔

——— پونا ۱۹ جولائی۔ بمبئی کونسل نے آخری اجلاس میں پندرہ لاکھ روپیہ زائد پولیس بھرتی کرنے کیلئے منظور کیا۔

——— گجرانوالہ ۱۸ جولائی۔ پولیس نے دو آدمیوں کی گرفتاری کے لئے ایک جلسۂ عام پر چھاپہ مارا۔ لیکن مطلوبہ آدمیوں نے گرفتار ہونے سے انکار کر دیا۔ اور پبلک

نے ان کی حمایت کی۔ پولیس نے لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ جس سے بہت سے آدمی مجروح ہو گئے ؛

——— یوتمل۔ ۲۰ جولائی۔ ڈاکٹر مونجے رہا کر دیئے گئے۔ قرارداد بلدیہ کے مطابق آج شام کو آپ قومی جھنڈا نصب کرینگے ؛

——— ڈاکٹر شفاعت احمد خاں صدر مجلس استقبالیہ الہ آباد کانفرنس نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۹۔ ۲۰ ۲۱ جولائی کو صوبجات متحدہ کے مسلمانوں کی جو کانفرنس منعقد ہو گی۔ اس میں تمام اہل الرائے مسلمان ملک کی موجودہ نازک اور مسلمانوں کے لئے خطرناک صورت حالات کے پیش نظر شریک ہو کر اپنے بیش بہا مشوروں سے سرفراز فرمائیں

——— کشور گنج ۔ ۱۷ جولائی۔ اب صورت حالات پر قابو پا لیا گیا ہے۔ مزید حادثات کا خطرہ نہیں۔ فساد زدہ علاقہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و پولیس کے حکام مسلح پولیس کے ساتھ گشت لگا رہے ہیں۔ اس وقت تک ۱۶۲ اشخاص گرفتار ہو چکے ہیں ؛

——— شملہ۔ ۱۸ جولائی۔ آج بعد دوپہر ہز ایکسیلنسی وائسرائے نے دونوں ایوانوں کے ارکان کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر ان میں سے بعض کے ساتھ جو مجلس مقننہ کی تمام پارٹیوں کے نمائندے ہیں۔ بے ضابطہ بحث و تمحیص کی۔ ملاقات کی کیفیت بھی ہے ؛

——— شملہ۔ ۱۷ جولائی۔ "سول" کا نامہ نگار خصوصی رقمطراز ہے۔ کہ بمبئی سے صورت حالات کی مایوس کن اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ اور سیاسی حلقوں میں مارشل لا کے نفاذ پر غور کیا جا رہا ہے۔ بعض اصحاب اس کے حق میں اور بعض مخالف ہیں ؛

——— نئی دہلی۔ ۱۸ جولائی۔ ۵۰۰ سکھوں کا ایک جتھا امرتسر سے یہاں پہونچا۔ جس کا خیر مقدم جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا۔ انہیں بصورت جلوس بازاروں میں پھرایا گیا۔ جتھا کل سے اکھنڈ پاٹھ شروع کرے گا۔ جو آئندہ اتوار تک جاری رہیگا ؛

——— بمبئی ۲۰ جولائی۔ آج کونسل نے ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ بیجاپور اور یرواڈہ میں عارضی جیلوں کی تعمیر کے لئے اور ۱۶ لاکھ پندرہ ہزار سول نافرمانی کے قیدیوں کے اخراجات کے لئے منظور کیا ؛

——— لاہور۔ ۱۸ جولائی۔ ریڈیو کلب کا سیکرٹری جو گورنمنٹ کا مقرر کردہ ہے۔ "خدا ہمارے بادشاہ کو سلامت رکھے" کا ترانہ گانے کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے تمام یوروپین ممبر مستعفی ہو رہے ہیں۔ تمام فوجی اور ریلوے جینڈ والوں کی طرف سے اور سینما گھروں میں بھی یہ گیت ترک کیا جا رہا ہے ؛

ممالک غیر کی خبریں

——— قاہرہ (مصر) اسکندریہ میں کل کے بلوہ میں ۲ ہلاک اور ۱۷ مجروح ہوئے۔ گورنمنٹ نے وفد پارٹی کے تین اخبارات کی اشاعت بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے ؛

——— لندن۔ ۱۶ جولائی۔ آج ہوس آف کامنز میں مسٹر رامزے میکڈانلڈ نے اعلان کیا۔ کہ مصر کو دو جنگی جہاز بھیجے گئے ہیں۔ اور ملک معظم کی گورنمنٹ کی طرف سے ہائی کمشنر نے مصری گورنمنٹ کو تنبیہ کر دی ہے۔

——— لندن۔ ۱۶ جولائی۔ ہاؤس آف کامنز میں آج کرنل ویجوڈ نے استفسار کیا کہ ہندو لیبرلوں کے نمائندوں کی طرف سے نامزدگی کی عدم قبولیت کی حالت میں سول نافرمانی کی مہم کے خاتمہ سے پہلے کیا ہز مجسٹی کی گورنمنٹ گول میز کانفرنس مدعو کرنا چاہتی ہے۔ سکرٹری آف سٹیٹ نے جواب دیا۔ کانفرنس کے متعلق ہز مجسٹی کی گورنمنٹ کی پالیسی وائسرائے کی ۹ جولائی والی تقریر میں درج ہے اور ابھی کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا جس سے اس بیان کو مشروط کیا جا سکے ؛

——— قسطنطنیہ۔ ۱۶ جولائی۔ لیک وان کے شمالی رقبہ میں ترکی افواج کے کرد باغیوں کے دستہ کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ زیلان ویلی میں تین ہزار کردوں کی لاشیں ملی ہیں۔ ترکی نقصان اس قدر بھاری نہیں ہیں۔ کیونکہ ہوائی حملہ بہت مؤثر ثابت ہوا۔ اگرچہ کئی جہاز گم ہو گئے ہیں ؛

——— لندن۔ ۱۵ جولائی۔ وزیر اعظم نے دار العوام میں جماعت مخالفین کے اس مطالبہ پر کہ گول میز کانفرنس میں برطانیہ کی تینوں سیاسی جماعتیں شامل ہوں۔ انکار کر دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ تمام ایوان میں ابتری پھیل گئی۔ قدامت پرست جماعت نے حکومت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کی دھمکی دی معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں باقی دو پارٹیوں کی نمائندگی کے متعلق حکومت کو سر تسلیم خم کرنا پڑیگا ؛

——— لندن۔ ۱۷ جولائی۔ ہاؤس آف کامنز میں مسٹر براکوے نے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ ۵ ہزار سے زائد مرد اور عورتیں جیل میں ڈالی گئی ہیں۔ اور تصفیہ کی آخری امید بھی تباہ ہو گئی ہے سوال کیا کہ کیا اس ہاؤس کو التواء سے پہلے ہندوستانی معاملات پر بحث کا موقعہ دیا جائیگا۔ سر میکڈانلڈ نے اس کی ۴۵

۴۴ سخت مخالفت کی۔ مسٹر براکوے مخالف پارٹی کے نعروں "بیٹھ جاؤ" کے درمیان کھڑے رہے۔ اور آپ نے جوش میں آکر اعلان کیا۔ کہ آجکل ہندوستان میں صورت حالات ایسی نازک ہو گئی ہے۔ کہ اگر ہم اپنے خیالات کا اظہار نہ کرینگے۔ تو ہم اپنے فرض سے قاصر رہیں گے۔ سپیکر کے انتباہ کے باوجود مسٹر براکوے نے اپنے پروٹسٹ کو جاری رکھا سپیکر نے مسٹر براکوے کا نام لیا۔ اور مسٹر میکڈانلڈ نے مسٹر براکوے کے معطل کرنے کی تحریک پیش کی۔ جو پاس ہو گئی۔ ایک لیبر ممبر مسٹر جان بیکٹ نے کہا۔ کہ یہ سخت بے عزتی ہے۔ اس کے معطل کئے جانے کی تحریک پاس ہو گئی۔ مسٹر بیکٹ اپنا عصا اٹھا کر چلتے بنے۔ کہ ایک ملازم نے اسے چھین لیا۔ اور سارجنٹ کے حوالے کر دیا ؛

——— جامعہ ازہر کی مجلس انتظامیہ نے وزیر اعظم سے شکایت کی ہے۔ کہ فرانسیسی زبان کی ایک کتاب جو مصر کے متعدد فرانسیسی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں حضور سرور دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قرآن پاک کی شان میں دریدہ دہنی کی گئی ہے۔ اس کتاب کا نام "تاریخ اولیا" ہے۔ حکومت مصر اس کتاب کے متعلق ضروری کارروائی کرنے والی ہے۔

——— سکندریہ۔ ۱۶ جولائی۔ مقامی افسر اعلیٰ نے یہ حکم جاری کیا تھا۔ کہ کل کے بلوے میں جو لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کی عام تجہیز و تکفین کی اجازت اس وقت تک نہیں دی جا سکتی۔ جب تک ان پر عمل جراحی نہ کر لیا جائے۔ اس حکم کے خلاف احتجاج کے طور پر مصریوں نے ہزارہا کی تعداد میں سرکاری شفاخانے پر خشت باری کی۔ تیرہ مصری ہلاک اور ۸۴ مجروح ہوئے۔ ۵۰ کو خفیف سی چوٹ لگی۔ سرکاری فوج کے دس آدمی شفاخانہ میں داخل کئے گئے۔ ۹۳ کو خفیف ضربات لگیں۔ ۷۴ گرفتاریاں عمل میں آ چکی ہیں ؛

——— لندن۔ ۱۷ جولائی۔ دارالامراء میں لارڈ السٹر نے جو یہ قرارداد پیش کی تھی کہ عورتوں کو پورا حق دیا جائے کہ وہ دارالامراء میں بھی آئیں۔ اور اپنے جنس کی نمائندگی کریں۔ کثرت رائے سے مسترد کر دی گئی۔ دارالامراء میں پانچ بار اس سے پیشتر اس قسم کی قرارداد مسترد کی گئی ہے

——— لندن۔ ۱۷ جولائی۔ مسٹر بالڈون نے حکومت کے خلاف آج پھر تحریک مذمت پیش کی۔ تحریک کے حق میں ۲۴۱ اور مخالفت میں ۳۱۲ آراء آئیں۔ تحریک کثرت آراء سے مسترد کر دی گئی ؛

——— لندن۔ ۱۸ جولائی۔ دار الہند میں گذشتہ رات

(عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے قادیان سے شایع کیا)